ابتدائیہ

الحمدللہ بفضل ربی وہ ساعت آ پہنچی ہے کہ نگاہیں اس خواب کی تعبیر دیکھ رہی ہیں جو میرے والد محترم نے دیکھا تھا۔ میری تمام کامیابیاں، عزت، نیک نامی انھی کے سبب سے ہے اور انھی کی دعاؤں کے دم سے میرے برج طالع کا نظام قائم ہے۔ میری دعا ہے کہ:

ع مثلِ ایوانِ سَحر مرقد فروزاں ہو ترا

میرے پی ایچ۔ڈی کے مقالے کا موضوع ''جدید اردو نظم میں تصورِ دعا'' ہے۔ دُعا وہ وسیلہ ہے جو عبد اور معبود کے تعلق کی بنیاد بنتا ہے۔ یہ تعلق روح کی تسکین کا باعث ہے۔ دعا انسان کی احتیاج ہے بلکہ اس کی شخصیت کے باطنی پہلوؤں کی تکمیل اور اس کے ارادوں کی تطہیر کرتی ہے۔

اردو نظم کے آغاز و ارتقا سے لے کر موجودہ دور تک یہ موضوع مستقل نظم کا حصہ رہا ہے۔ عصری تبدیلیاں جس طرح ادب پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اس کے موضوعات میں تنوع کا باعث بنتی ہیں۔ ویسے ہی دعا کے موضوع میں بھی تنوع آتا گیا۔

چار ابواب پر محیط اس مقالے کے ابواب کی تقسیم اور مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

پہلے باب ''دعا اور فلسفہ دعا'' میں دعا کی اہمیت اور معنویت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مختلف مذاہب میں دعاؤں کے مختلف انداز اور خصوصاً مذہب اسلام میں دعا کی اہمیت و فضیلت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مسلم و غیر مسلم فلسفیوں کی دعا کے حوالے سے مختلف آرا بھی شامل کی گئی ہیں اور دعا کے انسانی نفسیات پر گہرے اثرات کی تفصیل بھی اسی باب کا حصّہ ہے۔ عربی اور فارسی شاعری میں دعاؤں کے متنوع رنگوں کو بھی موضوعِ قلم بنایا گیا ہے۔

دوسرے باب ''اردو نظم میں دعا کا وجود — تمہیدی مباحث'' میں اردو نظم کے آغاز سے انیسویں صدی کے نصف اوّل تک کی نظم میں دعائیہ عناصر کی نشاندہی اور موضوعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تیسرے باب ''جدید اردو نظم میں دعا — دورِ حالی سے قیام پاکستان تک'' میں قیام پاکستان سے قبل نوآبادیاتی دور کی نظم میں دعائیہ موضوعات کو جامع و مفصل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

چوتھے باب ''جدید اردو نظم میں دعا --- قیام پاکستان سے عصر حاضر تک'' میں قیام پاکستان کے بعد کی عصری صورتِ حال کے پیشِ نظر دعاؤں کے بدلتے موضوعات اور انداز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام میں ''محاکمہ'' کے عنوان سے مقالے کا مجموعی جائزہ اور نتائج کو شامل کر دیا گیا ہے۔ نیز کتابیات کی تفصیل بھی اس مقالے کا حصّہ ہے۔

مندرجہ بالا ابواب کی ترتیب کے حوالے سے چند باتیں وضاحت طلب ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(i) اوّل یہ کہ شاعروں کے ناموں کو زمانی اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ سالِ ولادت کو معیار بنایا گیا ہے۔
(ii) قدیم نظم میں تمام خصوصی اصناف مثلاً قصیدہ، مرثیہ، قطعہ، مثنوی، رباعی وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے۔
(iii) جوش ملیح آبادی اور حفیظ جالندھری کی شاعری قیام پاکستان سے پہلے اور بعد میں بھی منظر عام پر آتی رہی لیکن ان کے کلام میں مذکورہ موضوع ۱۹۴۷ء سے قبل غالب رہا۔ اسی رجحان کے پیشِ نظر انھیں قیام پاکستان سے قبل تیسرے باب میں شامل کیا گیا ہے۔
(iv) اصل عربی، فارسی اور انگریزی متن کے نقل کرنے سے مقالہ اردو قاری کے لیے بوجھل ہو جاتا۔ اس لیے ترجمہ درج کر دیا گیا ہے۔
(v) کتابیات کے ذیل میں ماخذ کی جو فہرست دی گئی ہے۔ اس میں صرف ان کتابوں، لغات، دائرہ ہائے معارف کی تفصیل درج کی گئی ہے جن کے حوالے مقالے میں موجود ہیں۔ ایسی کتب یا لغات جن کا مطالعہ کیا گیا مگر ان سے اقتباسات نہیں لیے گئے انھیں فہرست میں درج نہیں کیا گیا ہے۔

ہزار ہا شکر خدائے بزرگ و برتر کا اور کروڑ ہا درود نبی آخر الزماں وجہ وجود کائنات حضرت محمد ﷺ پر یہ سب انھی کا فیض ہے کہ میں آج اس مقام پر ہوں اور یہ مقالہ تکمیل کے مراحل تک پہنچا۔

اگر چہ سپاس گزاری کا مرحلہ خوش کن ہے لیکن دشوار بھی ہے۔ یہ مقالہ ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی کی نگرانی میں لکھا گیا ہے۔ مقالے کی تکمیل کے جملہ مراحل میں انھوں نے جس طرح اپنی ہدایات سے نوازا اور حرف بہ حرف پڑھ کر مخلصانہ مشوروں سے رہنمائی کی کوئی رسمی اظہارِ تشکر اس کا بدل نہیں ہو سکا۔

میں ڈاکٹر سعید مرتضٰی زیدی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں جن کی نگرانی میں مقالے کا خاکہ اور کتابیات تیار کی گئی لیکن ان کی اچانک وفات بڑا سانحہ ہے۔ خدا ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

میں ممنون ہوں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب کی کہ جن کی بصیرت افروز رہنمائی نے مقالے کے ابتدائی مراحل آسان کیے۔ ڈاکٹر سلطان شاہ (صدر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یو) گورنمنٹ کالج کے صدر شعبہ اردو ڈاکٹر ہارون قادر صاحب اور ڈاکٹر سعادت سعید صاحب کی شفقت اور تعاون کے لیے ان کی شکر گزار ہوں۔

لاہور کالج شعبہ اردو کے تمام رفقائے کار میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔ خصوصی شکریہ ڈاکٹر حمیرا ارشاد کا کہ جن کی بار ہا پرسش نے اس کام کو مہمیز عطا کی نیز انھوں نے فارسی تراجم میں بھی بھرپور رہنمائی فراہم کی۔ مسز عالیہ فاروق کی پرخلوص محبت کا شکریہ جسے میں محسوس کر سکتی ہوں۔ ڈاکٹر تقدیس زہرا کے خصوصی تعاون، رہنمائی اور کتب کی فراہمی کے لیے شکر گزار ہوں۔ مسز شہناز رضوی عزیزہ سعید کے خلوص کا شکریہ ڈاکٹر عالیہ امام کی محبت اور دعاؤں کا خصوصی شکریہ۔

ان تمام دوستوں کی بے حد ممنون ہوں جنھوں نے اس مقالے کے سلسلے میں رہنمائی کی۔ ڈاکٹر شازیہ رزاق جو گاہے بہ گاہے مشوروں سے نوازتی رہی، عنبرین صلاح الدین جس نے فلسفے کو سمجھنے میں مدد دی، ڈاکٹر شبنم نیاز جو مخلصانہ ہدایات دیتی

رہیں اور کتابیات تیار کرنے کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔ڈاکٹر نورین رزاق نے میری ہر مرحلے پر بھرپور مدد کی۔اس کے لیے دل سے دعا ہی نکلتی ہے کہ خدا اس کی تمام دعائیں ثمر یاب کرے۔(آمین)۔

اس ضمن میں اورینٹل کالج لائبریری، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لائبریری، قائد اعظم لائبریری، پنجاب پبلک لائبریری، دیال سنگھ لائبریری، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی لائبریری اور لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کی لائبریری خصوصاً اردو اور اسلامیات سیمینار لائبریری کے عملے کا شکریہ جنھوں نے ہر قدم پر میرے ساتھ تعاون کیا۔ مسز آمنہ امین کی بے حد ممنون ہوں کہ اس نے خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ کتب فراہم کیں۔ذوالفقار صاحب کا شکریہ جنھوں نے مقالے کی کمپوزنگ کے فرائض انتہائی خوشدلی سے ادا کیے۔

ماں باپ کی دعائیں شریک سفر ہوں تو راستے ہموار ہو جاتے ہیں۔میری ماں کی دعائیں اور بے لوث محبت کا کوئی نعم البدل نہیں۔میری ماں جیسی ساس کی محبت اور خلوص، شکریہ جیسے الفاظ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔انکل میرے سسر (مرحوم) کا مخصوص جملہ جس کی بازگشت آج بھی سنائی دیتی ہے۔''بیٹا کام کہاں تک پہنچا'' اور پھر یہ دعا کہ ''اللہ کامیاب کرے۔'' بے شک یہ محبت اور دعائیں قیمتی اثاثہ ہیں۔دعا گو ہوں:

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ظلِ ہما کی بے حد ممنون ہوں جس نے بخوشی میرے گھریلو فرائض کو نبھایا۔بلاشبہ یہ ظرف بھی ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا۔ تمام بہنوں اور بھائیوں امتیاز احمد خان، فاروق اعجاز خان اور رؤف خان کی محبت کا شکریہ جنھیں مقالے کی تکمیل کا شدت سے انتظار تھا۔

خدا کا فضل ہے کہ اس نے مجھے گراں مایہ رشتوں سے نوازا۔شریک حیات کی محبت بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی۔محمد شاہد خان ابدالی کی محبت اور اعتماد نے میرے گرد تحفظ کا حصار قائم کر رکھا ہے۔میں ان کی بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح سے بھرپور تعاون کیا۔میری رونق میرے بچے محمد ابوبکر خان ابدالی اور زینب خان ان سے صرف معذرت ان تمام لمحوں کی جو اس مقالے میں صرف ہوئے اور ڈھیروں دعائیں۔خدا انھیں دونوں جہانوں میں سرفراز کرے۔ (آمین)۔

آخر میں تسبیح وتہلیل وحرفِ ثنا سے ماورا خدا سے دعا ہے کہ جو شمع طاقچہ دل میں اب منور ہے۔اس کی لو کبھی مدہم نہ ہو۔

نائیلہ انجم

۲۷/جون ۲۰۱۵ء